بسم اللہ الرحمن الرحیم



ادارہ القادسیہ برائے نشر واشاعت

پیش کرتا ہے

شیخ عطیۃ اللہ لیبی رحمہ اللہ

کا بیان بعنوان

”ماہ صبر میں فتح کی نویدیں“

کا اردو ترجمہ

ریلیز کردہ: ادارہ السحاب برائے نشر واشاعت

رمضان 1432 ھ – 08 / 2011 ء

بسم الله الرحمن الرحيم

ماہ صبر میں فتح کی نویدیں

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله نبينا محمدٍ وآله وصحبه ومن والاه، أما بعد:

غربت کے اس زمانے میں میرے ان بھائیوں اور احباب کے نام جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں اور جو ان جانوں کے ذریعے اللہ کے دین کی مدد کر رہے ہیں جو انسان کی سب سے قیمتی شے ہے۔

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته!

میں ماہ مبارک، ماہ خیر و برکات، ماہ جہاد و فتوحات اور اللہ کی رحمتوں اور عنایتوں کے مہینے کی آمد کی مناسبت سے آپ کے سامنے اس نصیحت کے ساتھ متوجہ ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو اسکی آمد کی خوشخبری دیتے اور فرماتے:

"أتاكم رمضان شهرٌ مبارك فرض الله عز وجل عليكم صيامه، تُفتَّح فيه أبواب السماء وتُغلَّق فيه أبواب الجحيم وتُغلّ فيه مردة الشياطين، لله فيه ليلةٌ خيرٌ من ألف شهر من حُرِم خيرها فقد حُرِم".

"تمہارے پاس ماہ مبارک رمضان آیا ہے، جس کے اللہ عزوجل نے تم پر روزے فرض کئے ہیں، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے، اس میں اللہ کی ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا"۔ (احمد، نسائی بیہقی)

ہمارے سلف صالحین ماہ رمضان کی آمد کا انتظار کرتے اور اس کی خوشخبری سناتے اور اللہ سے دعا کرتے کہ وہ انہیں رمضان تک پہنچادے اور رمضان کے لئے انہیں سلامت رکھے اور رمضان کو ان کے لیے سلامت رکھے کیونکہ ان کے علم وسوچ میں یہ بات بیٹھی ہوئی تھی کہ یہ بھلائیوں اور باقی رہنے والی نیکیوں، مختلف قسم کی عبادات، روزہ، نماز، قیام، ذکر الٰہی، تلاوت قرآن، صدقات اور صلہ رحمی وغیرہ کا عظیم موسم ہے اور اس میں اجور (ثواب) بڑھا دیئے جاتے ہیں؛ اور اس لئے بھی کہ انہیں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا علم تھا جس میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إذا جاء رمضان فُتِّحت أبواب الجنة وغُلِّقت أبواب النار وصُفِّدت الشياطين" رواه مسلم.

"جب رمضان آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آگ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔"

جبکہ مجاہدین بھی دیگر تمام مسلمانوں کے ساتھ رمضان کے مشتاق رہتے ہیں اور اس میں اپنے اوپر اللہ کی جانب سے فتوحات اور کامیابی کی رحمت کی امید لگاتے ہیں اور چونکہ وہ اسکی فضیلت اور اس میں عمل صالح کی فضیلت کو جانتے ہیں

چنانچہ وہ اس میں اپنے معین (مددگار) سے صبر واصرار اور اثبات کا توشہ اکٹھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ رمضان ماہ صبر ہے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہی نام دیا ہے۔

مجاہدین رمضان میں اللہ عزوجل کے دشمنوں کے خلاف قتال میں مزید قربانیاں دینے کی تڑپ رکھتے ہیں اور کفار کو سزا دینے اور انکی خونریزی کرنے کے لئے مزید آگے بڑھتے ہیں اور اسکے لئے مختلف طریقے اپناتے ہیں اور اس میں شہادت حاصل کرنے کی خاطر خوب مقابلہ کرتے ہیں کیونکہ رمضان واقعی ایسا موقع ہے جسے ضائع نہیں کیا جاسکتا۔

بھائیو! اللہ نے ہم پر بہت سے انعامات کئے ہیں، بڑے بڑے انعامات جو مولیٰ جلیل کریم سبحانہ کے لئے مزید شکر کا تقاضہ کرتے ہیں۔ یہ رمضان ان بے شمار نعمتوں پر اللہ کے شکر کرنے کا ایک اور موقع ہے جو اس نے ہم پر کر رکھی ہیں، جنہیں ہم شمار نہیں کرسکتے نہ ہی انکا شکر ادا کرسکتے ہیں۔ خواہ ہم کتنا ہی عمل کرلیں، لیکن اللہ تعالی درگزر فرماتا ہے اور اپنے مومن بندے سے تھوڑا سا ہی قبول کرلیتا ہے اور اس پر اپنے فضل و کرم سے اس کا تزکیہ کردیتا ہے اور اسے عظیم ثواب دے دیتا ہے۔

ہم پر اللہ کا خاص انعام یہ ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے میں اپنی راہ میں اور اپنے دین کو قائم کرنے اور اپنے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے جہاد کرنے کی توفیق بخشی۔ ہمیں اپنے کافر، مجرم، زمین پر ظلم و سرکشی اور زیادتی کے ذریعے فساد مچانے والے دشمنوں کے خلاف قتال کے لئے استعمال کیا۔ ہمارے لئے بڑے بڑے نیک اعمال کی ایک اچھی تعداد یکجا کردی اور ہمیں اپنے فضل و کرم سے بڑے اور عالی قدر اعمال ناموں میں شامل کردیا: ہجرت و غرابت (اجنبیت) جہاد و رباط، صبر و دعوت الی اللہ تعالی اور اسکے دین کی مدد اور اس کا دفاع۔

میرے بھائیو! راہ جہاد طویل اور پرمشقت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ایمان کا ذائقہ چکھ لینے والے کے لئے شیریں بھی ہے، ہم آپ لوگوں کے بارے میں یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ نے بھی ایمان کی لذت کو چکھ لیا ہوگا اور اس کی حلاوت سے واقف ہوں گے۔

اس راہ میں عام طور پر وہ تمام حالات پائے جاتے ہیں جو انسان پر اس دنیا میں گزرتے ہیں لہذا اس راہ میں انسان کی عقل و تجربے میں دیگر حالات کی نسبت زیادہ اضافہ ہوتا ہے ۔ یہ راہ مختلف سفروں اور غریب الوطنی پر مشتمل ہے جن کی حکماء حکمت و تجربے اور بردباری کے حصول کے لئے ترغیب دیتے ہیں۔ یہ راہ بہت سی سیاسیات اور قیادت کی تکالیف اور ملک واقتدار والوں کے حال سے واقفیت پر مشتمل ہے ۔ یہ راہ سختی، نرمی، رحم دلی، زبردستی، میٹھے، کڑوے، خوشی اور غمی کی تمام حالتوں پر مشتمل ہے۔ اس راہ میں اس قدر روحانی لذتیں اور کمالات ہیں جو اس کے علاوہ اور کہیں نہیں۔ اللہ تعالی نے اس راہ پر چلنے والوں کے لئے اس راہ میں بندگی (عبودیت) کو اپنے بندوں کی بندگی سے نکال کر اپنے لئے خالص کردیا ہے کیونکہ جہاد میں اخلاص کے اسباب ہر اس شخص کے لئے وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں جسے توفیق مل جائے کیونکہ اس

راہ میں انسان ہر لمحہ موت سے قریب ہوتا ہے اور اس کا نفس حریت و کرامت، عزت و اطمینان اور خوشحالی وغیرہ کے فضائل و قوت اور لذت سے معمور لبریز ہوتا ہے۔ سو یہ کیا ہی خوبصورت نصیب ہے جو حق کے موافق ہے۔

ہمارا اللہ سبحانہ و تعالی کے اس فضل و انعام کا اقرار و اعتراف کرنا بھی ہماری جانب سے اللہ کا شکر ادا کرنا ہے۔ ہم مانیں کہ یہ محض اللہ وحدہ لاشریک لہ کا ہم پر احسان ہے۔ ہم اسے اسی کی جانب منسوب کریں اور اپنی زبان کے ذریعے اس پر اسکی حمد و ثناء بیان کریں اور راہ جہاد پر گامزن رہیں اور اس میں محنت و سعی کرتے رہیں اور اللہ تعالی کی اطاعت میں خوب محنت کریں اور اسکی شریعت کو اپنی جانوں پر اور اپنے ماتحتوں پر حتی الامکان نافذ کریں۔

کیونکہ جو دین کا دفاع اپنی جان سے کر رہا ہو وہ دین کے احکام کی پابندی کرنے کا دیگر لوگوں سے زیادہ حقدار ہے۔ اسی لئے اللہ تعالی نے ہمیں صبر کرنے اور صبر کی تلقین کرنے اور ثابت قدم رہنے اور ہمیشہ حسب طاقت جہاد کرنے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}

"اے ایمان والوں صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو اور ایک دوسرے کی ہمت بندھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ"۔

نیز اللہ عزوجل نے فرمایا: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُواْ وَاذْكُرُواْ اللّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}.

"اے ایمان والوں جب تم کسی گروہ سے نبرد آزما ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا ذکر کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ"۔

اللہ تعالی نے ہمیں جنگ سے فرار اختیار کرنے سے منع کیا ہے جیسا کہ معلوم ہے۔ فرمایا:

{وَلاَ تَهِنُواْ فِي ابْتِغَاء الْقَوْمِ}...،

"لوگوں سے مقابلہ کرنے میں بزدلی نہ دکھاؤ"۔

نیز فرمایا: {وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ}.

"بزدلی نہ دکھاؤ، غم نہ کرو، تم ہی غالب ہو اگر تم مومن ہو"۔

بھائیو یہ جہاد مجاہدین کے اتفاق و اتحاد ان کی باہمی الفت اور جماعت کے ذریعے ہی قائم و دائم اور بار آور ہو سکتا ہے۔ جماعت اصول شرعیہ اور آداب معتبرہ اور شرعی و عقلی و تجرباتی احکام و آداب اور منظم اجتماعی فقہ العمل کے نظم و ضبط اور سمع و طاعت کے ذریعے ہی قائم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ہی مومنین مجاہدین فی سبیل اللہ سیسہ پلائی دیوار کی مانند صف بن سکتے ہیں جو کہ اللہ تعالی کو محبوب ہے۔

{إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ}.

"یقیناً اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اسکی راہ میں صف بن کر قتال کرتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی دیوار ہوں"۔

بھائیو! دشمن کے ساتھ ہماری جنگ کے اس مرحلے میں مزید نظم وضبط کی ضرورت ہے اور اس نافرمانی اور انفرادی تصرفات کے خطرے کو بہت زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت ہے۔

بھائیو! انفرادی تصرفات دو طرح کے ہوتے ہیں:

1 –وہ فردی جہادی کاروائیاں جو مجاہدین کے عام منصوبوں کے تحت ہو ، اسکی خدمت کررہی ہو ، اسے مضبوط بنارہی ہو، اس کے ساتھ مربوط ہوں ، اس میں عام یا خصوصی اجازت دی گئی ہو ، ایسا کردار ادا کررہی ہو جو جماعت ادا نہ کرسکتی ہو، جو ایک خلا پر کررہی ہوں اور کامیابی کو یقینی بنارہی ہو تو یہ جہادی کاروائیاں شرعی ہیں ، ہم اسکی جانب دعوت دیتے ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ انہیں پسند کرتا ہے اور ان سے راضی ہوتا ہے اور ان کا حکم دیتا ہے۔

2 –ایسی فردی کاروائیاں جو مجاہدین کے منصوبے کے تحت نہیں آتیں ، نہ ہی اسکی خدمت کرتی ہیں، نہ اسے قوت بخشتی ہیں، نہ اسکے ساتھ مربوط ہوتی ہیں بلکہ اسے کمزور کررہی ہوتی ہیں اور اس سے ٹکرا رہی ہوتی ہیں اور ان سے نفع سے زیادہ نقصان ہو رہا ہو جیسے افتراق واختلاف وغیرہ تو ان کاروائیوں سے ہم روکتے ہیں اور ہمارا گمان ہے کہ یہ اللہ کو راضی نہیں کرتیں ۔اس طرح کی کارروائیوں کی علامتیں واضح ہے اور ان دونوں کے مابین فرق بھی واضح ہے۔ والحمدللہ۔

میں پھر سے اپنی بات کی طرف لوٹتا ہوں کہ ہم جس مرحلے میں ہیں وہ ہم سب سے بہت بڑی اطاعت اور نظم وضبط اور صبر کا تقاضہ کرتا ہے اور یہ کہ ہم اپنی محنت اور جدوجہد کو نافرمانیوں سے الگ رکھیں، خواہ وہ اللہ کی نافرمانی ہو یا امیر کی نافرمانی ہو، بہر حال وہ بھی بالواسطہ اللہ عزوجل کی ہی نافرمانی ہے ۔ مجاہدین کی اپنے امیر کی نافرمانی کی نحوست خطرناک اور تباہ کن ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے لئے وہ قصہ کافی ہے جسے اللہ عزوجل نے ہمارے لئے ذکر کیا ہے اور قرآن کا حصہ بنادیا ہے اور جس کی تاروز قیامت تلاوت کی جاتی رہے گی جو متقین کے لئے نصیحت اور عابدین کے لئے تنبیہ ہے ۔ اللہ عزوجل نے اسے قرآن کی بڑی سورتوں میں سے ایک سورۃ آل عمران میں غزوہ احد کے تذکرے کے سیاق میں بعض مسلمانوں کی ایک نافرمانی کے نتائج بتاتے ہوئے ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی یہ نافرمانی بعض تیر اندازوں کی جانب سے ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنی جگہ پر برقرار رہنے اور وہاں سے نہ ہٹنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

"ولو رأيتمونا تخطَّفنا الطير"

"اگرچہ تم دیکھو کہ پرندے ہمیں نوچ رہے ہیں" (پھر بھی نہ ہٹنا)۔

لیکن جب انہوں نے دیکھا اور خیال کیا کہ معرکہ مسلمانوں کے مفاد میں ختم ہو چکا ہے اور مشرکین شکست اٹھا کر بھاگ چکے ہیں تو انہوں نے حکم کے برعکس جدوجہد شروع کردی اور واضح حکم کو نافذ کرنے کے سلسلے میں تاویل سے کام لیا

اور اپنی جگہوں سے اتر آئے جبکہ انکے امیر نے انہیں نہ اترنے کا کہا تھا اور انکے کچھ بھائیوں نے بھی اترنے سے انکار کر دیا تھا۔

چنانچہ اللہ نے اس سلسلے میں چند آیات نازل کیں اور انکے اس عمل کو نافرمانی قرار دیا اور اسے مجاہدین کی جماعت کی طرف منسوب کیا اور خبر دار کیا کہ اُس دن مسلمانوں کو حاصل ہونے والی پسپائی کی وجہ یہی تھی۔ بہر حال پہلے اور بعد حکم اللہ ہی کا ہوتا ہے۔

{وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ وَاللهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ * إِذْ تُصْعِدُونَ وَلاَ تَلْوُونَ عَلَى أحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غُمَّا بِغَمٍّ لِّكَيْلاَ تَحْزَنُواْ عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلاَ مَا أَصَابَكُمْ وَاللهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ}...

"اللہ نے (تائید ونصرت کا) جو وعدہ تم سے کیا تھا وہ تو اس نے پورا کر دیا ابتداء میں اس کے حکم سے تم ہی ان کو قتل کر رہے تھے مگر جب تم نے کمزوری دکھائی اور اپنے کام میں باہم اختلاف کیا اور جو نہی کہ وہ چیز اللہ نے تمہیں دکھائی جس کی محبت میں تم گرفتار تھے (یعنی مال غنیمت) تم اپنے سردار کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھے۔ اس لئے کہ تم میں سے کچھ لوگ دنیا کے طالب تھے اور کچھ آخرت کی خواہش رکھتے تھے۔ تب اللہ نے تمہیں کافروں کے مقابلہ میں پسپا کر دیا تا کہ تمہاری آزمائش کرے۔ اور حق یہ ہے کہ اللہ نے پھر بھی تمہیں معاف ہی کر دیا کیونکہ مومنوں پر اللہ بڑی نظر عنایت رکھتا ہے ۔ یاد کرو جب تم بھاگے چلے جا رہے تھے کسی کی طرف پلٹ کر دیکھنے کا ہوش تمہیں نہ تھا اور رسول تمہارے پیچھے تم کو پکار رہا تھا اس وقت تمہاری اس روش کا بدلہ اللہ نے تمہیں یہ دیا کہ تم کو رنج پر رنج دیئے تا کہ آئندہ کے لئے تمہیں یہ سبق ملے کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ سے جائے یا جو مصیبت تم پر نازل ہو اس پر ملول نہ ہو اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔"

امام ابن القیم رحمہ اللہ غزوہ احد کے واقعے سے حاصل ہونے والے فوائد کے تذکرے میں فرماتے ہیں:

"فمنها تعريفهم سوء عاقبة المعصية والفشل والتنازع، وأنَّ الذي أصابهم إنما هو بشؤم ذلك، كما قال تعالى {وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللهُ وَعْدَهُ}... الآية، فلما ذاقوا عاقبة معصيتهم للرسول وتنازعهم وفشلهم كانوا بعد ذلك أشد حذرًا ويقظةً وتحرُّزًا من أسباب الخذلان"

"ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انہیں نافرمانی، بہک جانے اور باہم تنازع کرنے کے انجام بد کی شناخت کراوائی گئی اور یہ کہ انہیں جو رنج پہنچا وہ اس کی نحوست تھی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: "اللہ نے (تائید ونصرت کا) جو وعدہ تم سے کیا تھا وہ تو اس نے پورا کر دیا۔ چنانچہ جب انہوں نے رسول کی نافرمانی اور اپنی غلطی کی سزا کا مزہ چکھا تو اسکے بعد وہ پسپائی کے اسباب سے بہت زیادہ احتیاط کرنے اور چوکنا رہنے لگے، ہوشیار رہنے لگے اور بچنے لگے۔"

مزید کہتے ہیں کہ: "ومنها أنه إذا امتحنهم بالغلبة والكسرة والهزيمة ذلوا وانكسروا وخضعوا، فاستوجبوا منه

العز والنصر؛ فإن خُلعة النصر إنما تكون مع ولاية الذل والانكسار، قال تعالى: {وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ}، وقال: {وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا} فهو سبحانه إذا أراد أن يعزَّ عبده ويجبره وينصره كَسَرَه أولاً، ويكون جبره له ونصره على مقدار ذله وانكساره" انتهى كلامه رحمه الله.

"ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب اللہ نے انہیں مغلوبیت، شکستگی اور ہزیمت میں مبتلا کیا تو وہ جھک گئے اور ٹوٹ گئے اور تابع ہو گئے جس کی وجہ سے انہوں نے بالآخر غلبے اور کامیابی کو ثابت کر دیا کیونکہ کامیابی کا سہرا کمزوری و شکستگی کے ساتھ ہی ہوتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا: اللہ نے بدر میں تمہیں کامیابی عطاء کی جبکہ تم کمزور تھے" نیز فرمایا: "اور حنین کے دن جب تمہیں تمہاری کثرت نے دھوکے میں ڈال دیا چنانچہ وہ تمہارے کسی کام نہ آئی" اللہ جب اپنے بندے کو غالب کرنا چاہتا ہے تو پہلے اسے توڑتا ہے اور اسکی کامیابی و برتری بھی اسکی شکستگی کے بقدر ہوتی ہے"۔ ابن القیم رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا۔

بھائیو! ہمارے علماء کے کلام سے جو واضح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ تیر اندازوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی آپ کے قائد اور امیر ہونے کی حیثیت سے تھی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ان پر میرے ماں باپ فدا) کے تصرفات مختلف قسم کے تھے۔ آپ ایک نبی و رسول اور اللہ عزوجل کی شریعت کے پیغامبر ہونے کے اعتبار سے تصرف کرتے اور مسلمانوں کے قائد اور امام ہونے کے اعتبار سے تصرف کرتے اور قاضی (جج) ہونے کے اعتبار سے تصرف کرتے تھے۔۔۔

مقصود یہ کہ غزوہ احد میں تیر اندازوں نے جگہ سے اتر کر جو نافرمانی کی وہ امیر کے حکم کی نافرمانی کی ایک قسم ہے جس پر اللہ عزوجل نے ان سے درگزر فرمایا ۔ رضی اللہ عنہم وارضاھم ۔ یہ چیز امیر کے احکامات کی نافرمانی کی خطرناکی کو ہم پر واضح کرتی ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

{إِنَّ اللهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ}

"اللہ ایمان لانے والوں کا دفاع کرتا ہے۔ بیشک اللہ بڑے بے ایمان اور ناشکرے کو پسند نہیں کرتا"۔

ہمارے ایمان، اس کے کمال اور اس کی قوت کے بقدر اللہ ہمارا دفاع کرتا ہے اور اللہ مومنین، متقین اور محسنین سے محبت کرتا ہے اور اپنی مدد و تائید اور امداد کے ساتھ ان کے ساتھ ہوتا ہے ۔ آیت کے ذیل میں اللہ کا جو یہ فرمان ہے کہ:

{إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ}

"اللہ بڑے بے ایمان اور ناشکرے کو پسند نہیں کرتا"۔

شاید یہ اس طرف اشارہ ہے کہ بے ایمانی (خیانت) اور کفر (ناشکری) (خواہ یہ کفرِ نعمت یعنی نعمت کی ناشکری ہو یا کفر اصغر جو کہ نافرمانی ہے) اللہ تعالی کے اپنے بندے کے دفاع کو لازم کر دینے والے امور کے منافی ہیں۔ واللہ اعلم

چنانچہ ان دونوں کے ذریعے نافرمانیوں سے ڈرایا گیا ہے کیونکہ یہ نافرمانیاں مومن کو اللہ کے دفاع سے محروم کر دیتی ہیں اس لئے کہ اللہ خائن اور ناشکرے سے محبت نہیں کرتا۔

اللہ مومنوں کی مدد کرتا ہے اور ان کا دفاع کرتا ہے اس میں مومن کے لئے تنبیہ ہے کہ وہ خیانت اور ناشکری کی

صفات سے دور رہے اور ان کے قریب بھی نہ جائے۔

ایسے ہی ظلم اور نافرمانیاں شہادت کے حصول میں رکاوٹ بن جاتی ہیں۔ واللہ اعلم

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

{إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الأيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاء وَاللهُ لاَ يُحِبُّ الظَّالِمِينَ}.

"اگر تمہیں زخم لگے ہیں تو لوگوں کو بھی اسی طرح زخم لگے ہیں اور ان ایام کو ہم لوگوں کے مابین گردش دیتے رہتے ہیں تا کہ اللہ ایمان والوں کو ظاہر کر دے اور تم میں سے کچھ کو شہداء چن لے اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا"۔

جہاد اور مجاہدین سے متعلقہ اجتماعی امور مثلاً حرکت کرنا یا روابط وغیرہ ۔ یہ سب بلاشبہ واضح طور پر ان امور میں داخل ہیں جن میں امیر کی اطاعت واجب ہوتی ہے ان میں نافرمانی نہیں کی جاتی اور اللہ نافرمانی پر سزا دیتا ہے اور کامیابی اور کشادگی اس کی وجہ سے مؤخر ہو جاتی ہے چنانچہ ہم سب کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور رمضان کو تجدید اطاعت اور خوب جدوجہد کرنے اور اللہ عزوجل سے توبہ کرنے کا موقع بنانا چاہیے۔

مومن اور مجاہد بھائیو اور بہنو! اس اُمت کے لئے اور اسکے مجاہدین کے لئے نصرت وکامیابی کی اللہ کی جانب سے ملنے والی بشارتیں بہت زیادہ ہیں جو دلوں کو خوش کر دیتی ہیں اور مزید ثابت قدمی اور عطاء کا مطالبہ کرتی ہیں ۔ افغانستان میں اللہ کے دشمن حملہ آور اور مجرم امریکی اور یورپی بتدریج ذلیل ورسوا ہو کر پلٹنا شروع ہو گئے ہیں اور انہوں نے لوگوں سے جھوٹ بولا اور انہیں بتدریج اور وقتاً فوقتاً اپنے انخلاء اور اپنے مرتد غلاموں کے ساتھ اپنے شیڈول اور پروگراموں کا دھوکہ دیا ہے تا کہ اپنی ناکامی اور شکست کو چھپا سکیں۔ والحمدللہ رب العالمین

ان کا یہ انخلاء امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے لئے آگے بڑھنے اور اللہ کے حکم سے مزید فتوحات حاصل کرنے کا موقع ہے۔

افغانی عوام کی جانب سے مجاہدین کے لئے قومی اور جہادی مدد مسلسل اور بھرپور ہو رہی ہے والحمدللہ بلکہ بڑھتی جا رہی ہے جبکہ انکے دشمن افغانستان میں اسی طرح شدید مشکلات کا شکار ہیں جس طرح انکے ایجنٹس ہیں۔ مجاہدین کے ان پر حملے بھرپور اور بڑھتے جا رہے ہیں۔

وہ خبروں اور اپنے نقصانات کو چھپا رہے ہیں۔ عالم یہ ہے کہ انہوں نے مجاہدین کی کاروائیوں کی خبروں کے پھیل جانے کے خوف سے (خبریں چھپانے کے) قوانین جاری کر رکھے ہیں تا کہ لوگ جان نہ سکیں کہ مجاہدین انہیں آئے روز کن خوفناک خوابوں اور زخم کے عذابوں اور بار بار کے اغواء سے دوچار کرتے رہتے ہیں۔

مجاہدین کی کتنی ہی ایسی چھوٹی کامیاب کاروائیاں ہیں جنہیں اللہ کے دشمنوں اور انکے بگل بچوں نے چھپا دیا اور ان سے متعلق جھوٹی خبروں کو گھڑا۔ کیا آپ نے اس شعبان میں میدان وردک کی کاروائی کے متعلق سنا؟

ایسے ہی اللہ کے دشمن ان لشکروں کی جانب سے بھی شدید مشکلات اور سخت حالات کا شکار ہیں جو اللہ نے ان پر مسلط کر رکھے ہیں اور جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ آسمانوں اور زمین کے سارے لشکروں کا حقیقی مالک اللہ ہی ہے۔

اللہ کے ان خفیہ لشکروں میں سے اہم ترین وہ ہیں جن کی وجہ سے یہ اقتصادی اور مالی مشکلات کا شکار ہیں، مستقل طور پر خساروں اور زوال سے دوچار ہیں۔ اس کی وجہ ان کا کفر وفجور، گھمنڈ و سرکشی، اموال کو ناحق چھین لینا اور انہیں باطل و کفر کی مدد، اللہ تعالی اور اسکے رسول اور اسکے دین اور اس کے اولیاء کی عداوت میں خرچ کر دینا ہے۔

ہم پر ابھی اللہ کا انعام ہے کہ ہم مسلسل دشمن پر اللہ کے عذاب کا جائزہ لے رہے ہیں اور امریکی قرضوں کا بحران، دیگر یورپی ممالک میں مالی بحران اور انکے نتیجے میں پیدا ہونے والی مشکلات اور مصیبتیں جو اللہ کے حکم اور اسکی قوت سے انہیں پہنچتی رہتی ہیں، ان کے نظارے کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

{وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ اللّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا}

"ہم تمہارے منتظر ہیں کہ اللہ تم پر اپنی جانب سے یا ہمارے ہاتھوں عذاب نازل کرے"

نیز فرمایا:

{وَلاَ يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُواْ تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُواْ قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّهِ إِنَّ اللّهَ لاَ يُخْلِفُ الْمِيعَادَ}.

"جن لوگوں نے خدا کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کر رکھا ہے ان پر ان کے کرتوتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی آفت آتی ہی رہتی ہے یا ان کے گھر کے قریب کہیں نازل ہوتی ہے یہ سلسلہ چلتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آن پورا ہو یقیناً اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا"۔

اس کے ساتھ شر کے وہ تمام دروازے بھی ہیں جو امریکہ پر ہر سمت سے کھل چکے ہیں اور ایسے ہی ہر سو پھیلے ہوئے جنگ اور نفرت (دشمنی) کے محاذ بھی ہیں۔ چنانچہ اس ماہ مبارک میں ہر لمحہ ان کے خلاف خوب بددعا کرنی چاہیے ۔ ہمیں دعا کے لئے قبولیت کی گھڑیاں اور پاکی کی حالتیں اور خشوع وخضوع کے لمحات اختیار کرنے چاہیے ۔ اسی طرح ہمیں کمزور مسلمان مردوں، عورتوں، اور بچوں کے ساتھ خیر خواہی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

عراق میں، صومالیہ میں مغرب اسلامی وغیرہ میں مختلف اوقات میں مسلمانوں کو ملنے والی فتوحات بہت زیادہ اور حوصلہ افزاء ہیں والحمد للہ اور یہ فتوحات اللہ کے دشمنوں پر مصائب میں اضافہ کر رہی ہیں اور انکی شکست کو اللہ کی مدد سے قریب تر لا رہی ہیں جبکہ امت اسلام اور مجاہدین آگے بڑھ رہے ہیں، تعداد میں بڑھ رہے ہیں اللہ کی خاص عنایت اور اس کا لطف و کرم ان کی نگرانی کر رہا ہے اور اللہ کا (کامل نصرت وفتح دینے کا) وعدہ انہیں مزید انکسار رہا ہے۔

ایسے ہی یہ عرب اقوام کے مظاہرے کہ جب عرب کی مسلم اقوام نے خوف کی چادر کو پھاڑ ڈالا والحمد للہ اور پھر مجاہدین کا جہاد اور صابرین کا صبر وثبات یہ بہت بڑی نعمت ہے اور اس میں بڑی خیر ہے اگرچہ اسکی موجودہ صورتحال وہ نہیں

جو مطلوب ہے اور جس کی امید کامل ہے لیکن اس میں بھی خیر ہے ۔ یہ مرحلہ ہے اقدام ہے موقع ہے اور اللہ کریم کی مدد ہے۔ ہمیں اللہ سے امید ہے کہ وہ اسکا انجام اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بخیر کرے گا اور امت کے جوانوں کی اصلاح کر دے گا اور انکے ہاتھوں کو خیر تک پہنچادے گا۔

چنانچہ آپ اللہ کی طرف سے ملنے والی جلد فتح کی خوشخبری حاصل کرینگے ۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ شہداء کا خون، صادقین کا صدق، مخلصین کا اخلاص اور اللہ کے لئے انکی عاجزی وانکساری یہ سب رائیگاں جائے ۔ ہرگز نہیں! یہ ناممکن ہے کہ زمین کے گردونواح میں کمزوروں کی فریادیں رد کر دی جائیں ۔ ہرگز نہیں! البتہ ہر کام کا ایک مقرر وقت ہے اور اللہ کی اسکی مخلوق کے حوالے سے حکمت اور حجت بالغہ مسلّمہ ہے، وہ حکیم وعلیم ہے۔

ہر جگہ دشمنوں کا آنا جانا، اور انکے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے مادی اسباب ووسائل، اور انکے بدترین مظالم اور وحشیانہ فسادات آپکو دھوکے میں مبتلا نہ کرنے پائیں ، نہ ہی ان امور کا بکثرت وقوع ہمارے عزائم کو کمزور کر پائے ۔ مسلمان مجاہدین وغیرہ کی صفوں میں قتل تو ہوتا ہی ہے۔ یہ شہادت ہے اور شہادت سراسر خیر وبرکت ہے۔ جب بھی اللہ کے دشمن سرکشی وبغاوت اور فرعونیت وبدمعاشی پر اتر آئے تو یہ چیز ان کی جلد ہلاکت اور اللہ کا ان پر اپنے مومن بندوں کو مسلط کر دینے کی اطلاع ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی جب اپنے دشمنوں کو تباہ کرنا اور مٹانا چاہتا ہے تو انہیں ایسے اسباب مہیا کر دیتا ہے جن کے ذریعے وہ اپنی ہلاکت وبربادی کو لازم کر لیتے ہیں اور ان کے کفر کے بعد ان اسباب میں سب سے بڑا ان کا اللہ کے دوستوں پر جاری ظلم وستم اور انکے خلاف ان کی جنگ وجدال اور ان کا ان پر ناحق مسلط ہونا ہے۔

جبکہ اللہ کے اولیاء ان مظالم کو سہہ کر اپنے گناہوں اور اپنے عیوب کو دھوتے ہیں لیکن اللہ کے دشمن اس طرح اپنی ہلاکت ونابودی کے اسباب میں اضافہ کرتے ہیں۔

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا خون اور زمین کے شرق وغرب اور شمال جنوب میں شہداء حق رحمھم اللہ کا خون، شجرہ جہاد کی آبیاری اور اللہ کی جانب سے ملنے والی مکمل فتح کے قریب ہونے کی امید ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل! اللہ سبحانہ وتعالی اس میں برکت دے گا اور لوگ کچھ ہی عرصے بعد اللہ کی برکت ورحمت کے آثار دیکھ لیں گے۔

بھائیو! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ کافر ، ملحد، فاجر وفاسق ، پلید وناپاک، بدکردار وبداخلاق، بخیل، حاسد ومتکبر، مشرک اور دل کی تمام بیماریوں اور نفس کی تمام خرابیوں میں مبتلا اپنے دشمنوں کو فتح سے نواز دے ۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل کو ایک ماننے والے، مخلصین، حسن نیت اور ارادہ خیر کے حاملین ، اللہ کی چاہتوں پر عامل اور اسکی رضا کے طالبین، وضو وطہارت، عفت وتقوی اور صلہ رحمی کی شعائر سے مزین اللہ جلّ وعلیٰ کے عبادت گزار اس کے آگے جھکنے والے، اس سے توبہ کرنے والے، اس کی جانب رجوع کرنے، اس کا شکر ادا کرنے، صبر کرنے، اس سے ڈرنے اور اس سے امید لگانے والوں ظاہراً وباطناً اس سے محبت اور اسکی اطاعت کرنے والوں کے خلاف کفار کامیابی حاصل کر لیں؟

ان شاء اللہ! اللہ کے حکم سے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

یہ کس طرح ممکن ہے کہ زمین پر سرکشی و فساد کی چاہت رکھنے والے اور کفر و صلیب اور بتوں کا عَلَم تھامنے والے، بداخلاقی و بدکرداری کو عام کر دینے والے، لوگوں کو شہوتوں، دنیا اور شیطان کا غلام بنا دینے والے انہیں نور سے ظلمت میں داخل کر دیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ان بندوں پر فتح پا لیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا:

{الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ}.

"یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور منکر سے منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے"۔

{الَّذِينَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا}.

"جن لوگوں نے ایمان کا راستہ اختیار کیا ہے، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جنہوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے، وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں، پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں۔"

{اللهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُواْ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوُرِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ أَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ}.

"جو لوگ ایمان لاتے ہیں، اُن کا حامی و مددگار اللہ ہے اور وہ ان کو تاریکیوں سے روشنی میں نکال لاتا ہے اور جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں، اُن کے حامی و مددگار طاغوت ہیں اور وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں، جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے"۔

{وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ * تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ * لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ * فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللهِ إِنَّ اللهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ * فَوَقَاهُ اللهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ}.

" اے قوم، آخر یہ کیا ماجرا ہے کہ میں تو تم لوگوں کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم لوگ مجھے آگ کی طرف دعوت دیتے ہو! ، تم مجھے اس بات کی دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ سے کفر کروں اور اس کے ساتھ اُن ہستیوں کو شریک ٹھیراؤں جنہیں میں نہیں جانتا، حالانکہ میں تمہیں اُس زبردست مغفرت کرنے والے خدا کی طرف بلا رہا ہوں ۔ نہیں! حق یہ ہے اور اِس کے خلاف نہیں ہو سکتا کہ جن کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو اُن کے لیے نہ دنیا میں کوئی دعوت ہے نہ آخرت میں، اور

ہم سب کو پلٹنا اللہ ہی کی طرف ہے، اور حد سے گزرنے والے آگ میں جانے والے ہیں ۔ آج جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، عنقریب وہ وقت آئے گا جب تم اُسے یاد کروگے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، وہ اپنے بندوں کا نگہبان ہے ۔ آخر کار اُن لوگوں نے جو بری سے بری چالیں، اللہ نے اُن سب سے اُس مومن کو بچالیا، اور فرعون کے ساتھی خود بدترین عذاب کے پھیر میں آگئے۔"

اگر ہمیں کفار کا غلبہ و تسلط نظر آتا ہے تو وہ وقتی او رعارضی ہے جو جلد ختم ہو جائے گا۔ عزیز و حکیم اور لطیف و خبیر کی لوگوں کے مابین گردش ایام کی حکمت کا یہی تقاضہ ہے لیکن دنیاو آخرت میں بالاخر انجام خیر مومنوں کو ہی حاصل ہے اور اس میں کوئی شک نہیں حقیقی فتح مومن ہی کو ملے گی خواہ وہ دنیاوی واخروی فتح و کامیابی ہو یا فقط اخروی ،

{إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ}.

"یقیناً ہم دنیاوی زندگی اور گواہوں کے کھڑے ہونے کی روز اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کو ہی کامیابی عطا فرمائیں گے"۔

اسی وجہ سے میں خود کو اور اپنے تمام بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہم اللہ سبحانہ و تعالی کے ساتھ اچھا گمان رکھیں اور اللہ عز و جل سے اپنی امیدوں کو کامل رکھیں اور ذکر و دعاء اور عبادت میں خوب محنت کریں اور فتح کی شرائط کو مکمل کرنے اور اسکے اسباب کو اختیار کرنے کی بھرپور کوشش کریں جن کا ماحاصل یہ ہے کہ ہم سب اللہ تعالی کے مددگار بن جائیں اور یہ ایمان، تقوی اور عمل صالح اور نافرمانیوں کی تمام صورتوں سے بچ کر ہی ممکن ہے خواہ وہ نافرمانیاں فردی ہو یا اجتماعی، ظاہری ہو یا باطنی چھوٹی ہو یا بڑی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ}.

" اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا"

بھائیو! میں خود کو اور آپ سب کو نافرمانیوں کو معمولی سمجھنے یا چھوٹی موٹی نافرمانیوں کو حقیر جاننے سے ڈراتا ہوں۔ آپ گناہوں کو حقیر جاننے سے بچیں کیونکہ یہ گناہ خشیت و مراقبہ کے پردے چاک کر دیتے ہیں اور کبائر تک لے جاتے ہیں اور ان چھوٹے موٹے گناہوں پر اصرار کرنا بھی کبیرہ گناہ کے قائم مقام ہی ہے۔

میں خود کو اور اپنے بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ زبان کی حفاظت کریں اور زبان کی آفات سے بچیں جو کہ بہت زیادہ ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس بارے میں پڑھیں اور سمجھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ خوب مذاکرہ کریں اور یاد دہانی کرواتے رہیں اور خفیہ طور پر عبادات کریں جیسے نماز، صدقہ، صلہ رحمی وغیرہ اور مسلمانوں کے اتحاد اور انکی باہمی الفت وچاہت اور انکی وحدت کی حفاظت کریں اور اسے مزید مضبوط کریں اور اختلاف اور تفرقہ بازی سے بچیں کیونکہ یہ نحوست ہے اور کامیابی و فتح کی تاخیر کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب ہے۔

میں محاذوں پر موجود اپنے بھائیوں اور مجاہدین سے کہتا ہوں کہ اللہ پر توکل رکھو اور اسکے ساتھ تعلق کو مضبوط

کرو: {وَمَن يَعْتَصِم بِاللّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ}

"اور جس نے اللہ کے ساتھ لو لگالی (تعلق مضبوط کر لیا) اسے صراط مستقیم سُجھادی گئی۔"

اپنے دلوں میں حوصلہ پیدا کرو ۔ یہ کامیابی کا سبب ہے جیسا کہ بعض سابقہ بہادروں کا کہنا ہے ۔ کثرت کے ساتھ ان امور کا ذکر کرتے رہو جو دلوں میں دشمنوں کی نفرت کو ابھارتے ہوں کیونکہ یہ شے پیش قدمی پر اکساتی ہے۔ ہر لمحہ یاد رکھو کہ اللہ کے دشمن کس قدر کفر کر رہے ہیں اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کے دین کے خلاف جنگ کر رہے ہیں اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑا رہے ہیں اور زمین پر کس قدر فساد و سرکشی پھیلا رہے ہیں اور ہر جگہ ہمارے مسلمان بھائیوں پر کس قدر مظالم ڈھا رہے ہیں۔ یاد کرو کہ جیلوں میں قید ہمارے بھائیوں اور ہماری بہنوں کو، جنہیں تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور پھر اللہ سے مدد مانگو اور دشمن کی بمباری سے بچاؤ کے اسباب اختیار کرو کیونکہ اللہ کے دشمنوں کے پاس ایسا کوئی اسلحہ نہیں جس کے ذریعے وہ مسلمانوں کو مار رہے ہوں سوائے ان جنگی طیاروں کی بمباری اور میزائلوں اور انکے اپنے جاسوسوں پر اموال خرچ کرنے کے ۔ چنانچہ اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اسکی طرف سے ملنے والی کامیابی کی امید رکھتے ہوئے ان سے احتیاط کرتے رہو ۔ اپنا بچاؤ اختیار کرو اور جس طرح مناسب ہو پھیل جاؤ اور بہت زیادہ ظاہر ہونے یا سامنے آنے سے بچو اور دشمن کو خود پر قابو پالینے کا موقع نہ دو کیونکہ اللہ اس کے ذریعے آپ کا امتحان لیتا ہے اور اسکے متعلق آپ سے پوچھے گا بھی ۔ اللہ کے بندوں میں سے ہر بندے کی تکلیف و آزمائش طے شدہ ہے جو اللہ نے اسکے حصے میں لکھ رکھی ہے صبر کرو کیونکہ یہ صبر کا معرکہ ہے اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

میں آخر میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اپنے لشکروں کے لئے کی گئی وصیت کا ذکر کرتا ہوں ، جو سیرت کی کتابوں میں منقول ہے اور جسے انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جانب لکھا تھا کہ:

"أما بعد، فإني آمرك ومن معك من الأجناد بتقوى الله على كل حال؛ فإن تقوى الله أفضل العدة على العدو وأقوى المكيدة في الحرب، وآمرك ومن معك أن تكونوا أشدَّ احتراسًا من المعاصي منكم من عدوكم، فإنَّ ذنوب الجيش أخوف عليهم من عدوهم، وإنما يُنصر المسلمون بمعصية عدوهم لله ولولا ذلك لم تكن لنا بهم قوة لأنَّ عددنا ليس كعددهم ولا عدتنا كعدتهم، فإن استوينا في المعصية كان لهم الفضل علينا في القوة وإلا نُنصَر عليهم بفضلنا لم نغلبهم بقوتنا، واعلموا أنَّ عليكم في سيركم حفظةً من الله يعلمون ما تفعلون فاستحيوا منهم ولا تعملوا بمعاصي الله وأنتم في سبيل الله، ولا تقولوا إنَّ عدونا شرٌ منا فلن يُسلَّط علينا، فرب قومٍ سُلِّط عليهم شرٌ منهم كما سُلِّط على بني إسرائيل لما عملوا بالمعاصي كفار المجوس فجاسوا خلال الديار وكان وعدًا مفعولاً، واسألوا الله العون على أنفسكم كما تسألونه النصر على عدوكم أسأل الله تعالى ذلك لي ولكم"، انتهى.

"امابعد: میں آپکو اور آپکے ساتھی سپاہیوں کو اللہ سے ہر حال میں ڈرتے رہنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اللہ کا ڈر دشمن کہ

خلاف سب سے بہتر تیاری اور جنگ کی سب سے کامیاب چال ہے اور میں آپکو اور آپکے ساتھیوں کو حکم دیتا ہوں کہ آپ لوگ اپنے دشمنوں سے زیادہ اپنی نافرمانیوں سے بچو کیونکہ لشکر کے گناہ ان پر ان کے دشمن سے زیادہ خوفناک ثابت ہوتے ہیں اور در حقیقت مسلمانوں کو کامیابی انکے دشمنوں کی اللہ کی نافرمانی کے سبب ہی حاصل ہوتی ہے ۔ اگر ایسا نہ ہو تو ہمارے پاس انکے مقابلے میں بالکل قوت نہیں کیونکہ ہماری تعداد انکی تعداد جیسی نہیں ،نہ ہی ہماری تیاری انکی تیاری جیسی ہے چنانچہ اگر ہم نافرمانی میں برابر ہو جائیں تو انہیں ہم پر قوت میں برتری حاصل ہو جائے وگرنہ ہماری فضیلت کے سبب ہمیں ان پر کامیابی حاصل ہو نہ کہ ہم ان پر اپنی قوت کے ذریعے غالب آئے ہوں ۔ جان رکھو کہ تمہاری زندگیوں میں تم پر نگہبان (محافظ و نگران فرشتے) مقرر ہیں، تم جو بھی کرتے ہو وہ جانتے ہیں لہذا ان سے شرم کرو اور اللہ کی نافرمانیاں نہ کرو جبکہ تم اللہ کی راہ میں ہو اور یہ نہ کہو کہ ہمارا دشمن ہم سے بدتر ہے اس لئے اسے ہم پر ہرگز مسلط نہ کیا جائے گا کیونکہ بہت سی قوموں پر ان سے بدتر لوگوں کو مسلط کر دیا گیا جیسا کہ بنی اسرائیل پر جب انہوں نے نافرمانیاں کیں کفار مجوس کو مسلط کر دیا گیا پس وہ گھروں میں اندر تک جا گھسے اور یہ پورا ہونے والا وعدہ تھا ۔ اللہ سے اپنے نفسوں کے خلاف مدد مانگتے رہو جس طرح تم اپنے دشمن کے خلاف اس سے فتح مانگتے ہو۔ میں اللہ تعالی سے اپنے اور تمہارے لئے یہی مانگتا ہوں"۔ عمر رضی اللہ عنہ کا کلام ختم ہوا۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.